امپورٹڈ گولیوں کا نشانہ بنا کر انہیں شہید کیا اس ظلم و ستم میں دلالی کا ایک کلیدی اور ذلیل کردار جنرل اعظم خان تھا جس نے مرزائیوں کے اشارے پر نہ صرف مسلمانوں کا قتل عام کیا بلکہ ملک کو پہلے مارشل لاء کا تحفہ بھی دیا۔ علاوہ ازیں اس وقت کی مسلم لیگی حکومت نے بھی قادیانیت نوازی میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی لیگ کی بے حمیت حاکم قیادت نے اس بات کا خیال بھی نہ رکھا کہ یہی قادیانی لیاقت علی خان کے قتل کی سازش کے اصل کردار ہیں۔

قادیانیوں کا آج تک کا کردار اس بات پر شہادت ہے کہ وہ اسلام، ملت اور وطن کے غدار ہیں۔ واضح رہے کہ "اکھنڈ بھارت" کا قیام قادیانیوں کا عقیدہ ہے آنجہانی مرزا بشیر الدین نے اسی نظریہ کے حق میں اپنی ایک "مجلس عرفان" میں اپنا خواب بیان کرتے ہوئے کہا تھا

> "میں نے محسوس کیا کہ گاندھی جی میرے ساتھ ہم بستر ہوئے ہیں" ہندوستان کی تقسیم کے بارے میں اسی خواب میں کہا کہ "یہ حالت عارضی ہے اور ہمیں کوشش کرنی چاہیئے کہ جلد دور ہو جائے تاکہ اکھنڈ ہندوستان بنے اور ساری قومیں باہم شیر و شکر ہو کر رہیں"۔

قادیانیوں نے آنجہانی مرزا بشیر سمیت اپنے تمام مردے "بہشتی مقبرے" میں امانتاً دفن کئے ہیں۔ اور اپنے اسی ملک دشمن عقیدے کے مطابق ملک کو توڑ کر (ان کے منہ میں راکھ) سب مردوں کو قادیان میں دوبارہ دفن کریں گے۔

قادیانی، بھارت اور اسرائیل کے ایجنٹ ہیں اور ان دونوں ملکوں میں نہ صرف ان کے مشن قائم ہیں بلکہ حکومتی سرپرستی بھی حاصل ہے کہوٹہ کے ایٹمی پلانٹ کو نقصان پہنچانے اور ایٹمی راز فروخت کرنے والے یہی قادیانی ہیں۔ حکومت نے یہودی لابی کے جن ۱۷ ۲ افراد کی گرفتاری کا حکم دیا ہے ہماری معلومات کے مطابق وہ قادیانی ہیں اور بھارت کے راستے پاکستان میں داخل ہو کر تخریب کاری کر رہے ہیں۔

ان حالات و واقعات کی روشنی میں ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ مرزا طاہر پر بھارت نوازی اور پاکستان سے غداری کے الزام میں مقدمہ قائم کرکے اسے گرفتار کیا جائے۔ اس کا پاسپورٹ ضبط کیا جائے علاوہ ازیں کلیدی اور حساس عہدوں پر موجود قادیانی افسروں کو برطرف کیا جائے اور باقی تمام سرکاری ملازم قادیانیوں کی نگرانی سخت کی جائے۔ یہ بات بالکل بے وزن ہے کہ قادیانی مسئلہ ختم ہو گیا ہے حقیقتاً یہ ناسور اب زیادہ خطرناک ہو گیا ہے، حکومت ان کی ملک دشمن سرگرمیوں کا فوری نوٹس لے اور اس جماعت کو خلاف قانون قرار دیکر تمام دفاتر سر بمہر اور ریکارڈ ضبط کرے اگر اس نازک مرحلہ پر بھی غفلت کا مظاہرہ کیا گیا تو ملک کو ناقابل تلافی نقصان پہنچنے کا شدید خطرہ ہے۔

سیلاب ـــــ اللہ کا عذاب

گزشتہ ماہ پاکستان تاریخ کے بدترین سیلاب کی زد میں آیا۔ خصوصاً پنجاب اور سندھ کے لوگ بہت زیادہ متاثر ہوئے۔ ۱۹۷۳ء میں بھی سیلاب آیا تھا مگر اتنی تباہی تب نہ ہوئی تھی جتنی اب ہوئی ہے۔ حکومتی دعووں کے مطابق ۱۹۷۳ء سے اب تک کے درمیانی عرصے میں بھی ہم سیلاب کے خطرہ سے دوچار ہوئے مگر حفاظتی انتظامات بہتر ہونے کی وجہ سے خطرہ ٹل گیا مگر اس مرتبہ تمام تدبیریں ناکام ہو گئیں۔ اس مسئلہ پر مختلف حلقوں کی طرف سے بھانت بھانت کی بولیاں بولی گئیں، حزب اختلاف نے حکومت کو مطعون کیا اور حکومت نے حزب اختلاف کو۔ اس مباحثے

(بقیہ صلاً پر)